قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کے لیئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے

سالانہ سات روپے

ئیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۴	مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۱۷ء	شنبہ	مطابق ۲۸ جمادی الآخری سنہ ۱۳۳۵ھ	نمبر ۸۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز ہے نماز جمعہ مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھائی ٭

۳۰- تاریخ بہت بارش ہوئی۔ اور ابر محیط ہے خدا تعالیٰ اپنا رحم کرے۔ فصل جو بالکل پک کر تیار ہے بارش سے بہت خطرہ میں ہے ٭

مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کھل گئے ہیں۔ اور نئے سال کی پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ جو صاحب اپنے بچوں کو کسی سکول میں داخل کرانا چاہیں۔ بہت جلدی بھیجدیں ٭

پیر مظہر قیوم صاحب جو ایک مخلص نوجوان ہیں۔ کئی دن سے بیمار ہیں۔ اور بیماری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ صحت

اخبار احمدیہ

ریاست کپورتھلہ میں تبلیغ

برادر مرزا محمد افضل خان صاحب کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ ریاست کپورتھلہ میں تبلیغ کی بہت ضرورت ہے اور اگر کوئی سنانے والا ہو۔ تو لوگ سننے کے لیئے تیار ہیں۔ مرزا صاحب حسب استطاعت محض خدا کی رضا کے لیئے اس کام میں معروف ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ ۳۱- مارچ اور یکم اپریل کو سرکاری دفاتر میں تعطیل تھی۔ اسلیئے میں اور منشی عبد السمیع صاحب موضع محبت پور میں پہنچے وہاں وعظ کا انتظام کیا گیا لوگوں کو موٹی موٹی باتیں بتائی گئیں٭ دوسرے دن موضع بھاگو بڈھا اور شیر پور اور بھاگو ارائیں میں وعظ کا انتظام کیا گیا رستہ میں جو دیہات پڑے ان میں بھی تبلیغ کی گئی۔ موضع بڈھا میں اچھا خاصہ لوگوں کا مجمع تھا۔ ایک مولوی فتح الدین صاحب بھی آگئے جنہے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر تقریر کی۔ مولوی صاحب خاموش سنا کیئے تب۔ لوگوں نے انہیں مجبور کیا۔ کہ آپ ہمیں جو کچھ احمدیوں کے خلاف سنایا کرتے ہیں۔ وہ اب پیش کریں۔ تو یہ کہکر چلے گئے۔ کہ مرزائیوں کو بولنا منع ہے ہم ان سے کلام نہیں کرینگے۔ اسکے علاوہ موضع شیر پور اور بھاگو ارائیں میں بھی تبلیغ کی گئی ٭

والدین کی جائداد میں لڑکیوں کا حصہ

برادر حبیب الرحمٰن صاحب اسٹرڈم نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا تھا۔ کہ " جو والدین فوت ہو جائے اور لڑکیوں کے حصہ کے متعلق وصیت کر کے نہ جائے۔ تو کیا لڑکوں پر فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کے مطابق خود بہنوں کو حصہ زمین یا گھر کے ترکہ میں سے دیں" اسکے جواب میں حضور کی طرف سے لکھا گیا کہ دیتو قرآن کریم کے مقرر کردہ قانون کے بعد باپ کی وصیت کی ضرورت

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

نہیں۔ ہم نے باوجود حضرت مسیح موعودؑ کی وصیت میں ذکر نہ ہونیکے بہنوں کو حصہ دیا"۔

لنڈن سے وی پی نہیں آسکتا

دوران سفر سے ہی جناب مفتی محمد صادق صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مجھے ایک صاحب کا خط ملا ہے۔ جو لنڈن سے ایک کتاب منگوانا چاہتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ میرے نام وی پی کرادیں۔ لہٰذا اطلاع عام کے واسطے لکھا جاتا ہے۔ کہ لنڈن سے وی پی نہیں آسکتا۔ جو کچھ منگوانا ہو۔ اسکی قیمت اور محصولڈاک پیشگی بذریعہ پوسٹل آرڈر یا بذریعہ منی آرڈر روانہ کرنا چاہیے۔ میرے پاس اتنی گنجائش نہ ہوگی۔ کہ میں اپنے پاس سے اشیاء خرید کر روانہ کرتا ہوں اور بعد میں خط لکھکر رقوم جمع کروں۔ ہاں اگر ٹھیک اندازہ نہ ہوسکے۔ تو اندازہ سے کچھ زیادہ بھیجدیں۔ جو بچ رہیگا وہ مشن کے کام میں صرف ہوجائیگا۔

پتہ یہ ہے۔ مفتی محمد صادق ۱۲ گریٹ رسل اسٹریٹ لنڈن۔ ڈبلیو سی انگلینڈ۔

ایک مفید کوشش

منشی دوست محمد صاحب حجام ساکن جامپور۔ ضلع ڈیرہ غازیخان چاہتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مکتوبات۔ فتاوے۔ تقاریر اور تحریرات کتابی صورت میں ایک جگہ جمع کرکے شائع کریں۔ اسکے متعلق وہ چاہتے ہیں، کہ جن صاحب کے پاس حضرت خلیفہ اولؓ کی کوئی تحریر ہو وہ بغیر کسی قسم کے اپنی طرف سے حاشیہ کے مندرجہ بالا پتہ پر بذریعہ ڈاک بھیجدیں۔

تصحیح ضروری

۱۷۔ اپریل کے پرچہ میں اخبار احمدیہ کی ذیل میں جو "ضلع لائلپور کی تبلیغی رپورٹ" شائع کی گئی تھی اسکے متعلق اخویم میاں محمد یوسف صاحب مندرجہ ذیل چھپوانا چاہتے۔ سطر ۱۳ میں بجائے "سرگودہ" کے "گوجرہ" سمجھا جائے دوسرے کالم کی سطر ۷ "چندہ دیا" کے بعد یہ عبارت سمجھی جائے "۱۷۔ کو یکہ اور نیا لاہور سے ہوتے ہوئے ۱۸۔ کو دھنی دیو پہنچے" اور اخیر پر "تسلیم کیا" کے بعد یہ عبارت اور بڑھائی جائے "اس جگہ ۳ مرد اور ۲ عورتیں سلسلہ حقہ میں شامل ہوئیں ۳ روپے چندہ ہوا۔ ۲۱۔ کی شام کو پھر سے لاہور گئے۔ وہاں مستری صاحب کا لیکچر ضرورت زمانہ پر ہوا۔ چندہ ۵ روپے ہوا۔ وہاں سے ۲۲۔ کو واپس لائلپور پہنچے"۔

درخواست دعا

برادر ساغر خانصاحب احمدی و برادر عبد الکریم صاحب کلرک میدان جنگ سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ نیز مرزا محمد شفیع صاحب لاہور جنہوں نے زبدۃ الحکماء کا امتحان دینا ہے اور برادر محمد شفیع صاحب بھیروی جنہوں نے ایم۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ اور برادر محمد عیسیٰ صاحب بھاگلپوری اپنی کامیابی کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

نماز جنازہ

پیر حاجی احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ہوشیارپور اپنی ساس کی فوتیدگی کی اور برادر مکرم معراج الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کانپور سے میر دلدار علی صاحب ساکن بلہوری کے فوت ہونیکی اطلاع دیتے ہیں نیز لکھتے ہیں کہ میر صاحب حضرت اقدسؑ کے اولین خدام میں سے تھے احباب ہر دو مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔

جنگ کی خبریں

مغربی محاذ

لنڈن ۱۶۔ اپریل۔ ریوٹر کا نامہ نگار ہیڈ کوارٹرز سے لکھتا ہے۔ کہ یہ خبر کہ آج فرانسیسیوں کی عظیم جارحانہ کارروائی شروع ہوگئی ہے۔ اور آگ کی طرح فوج میں پھیل گئی ہے۔ جس میں نہایت جوش پھیلا۔

جرمنی کا کمزور ترین مقام

لنڈن ۱۷۔ اپریل۔ کل رات کا فرانسیسی اعلان ریوٹر کے نامہ نگار مقیم ہیڈ کوارٹرز کی تار خبر کی تصدیق کرتا ہے کہ فرانسیسی مہم شروع ہوگئی ہے۔ ادھر تو سر ڈی ہیگ ہنڈنبرگ لاین کے شمالی سرے کو چور چور کر رہا ہے ادھر شمپین میں فرانسیسی توپخانہ ۱۰۔ روز سے جرمن لائنوں پر ایک پیمانہ کے گولوں کا طوفان برپا کر رہا ہے۔ لیکن ابھی تک پیدل فوج حملہ کے لیے منتخب شدہ مقام کے متعلق کوئی آثار ظاہر نہیں ہوئے۔ لیکن اب یہ صاف ظاہر ہے کہ جنرل نیول نے جرمنی کے کمزور ترین مقام پر انگلی رکھی ہے۔ جرمنوں کو بھی اپنے کمزور مقام کا علم ہے کیونکہ جیسا اعلان سے ظاہر ہے۔ انہوں نے شمپین میں کثیر تعداد فوج جمع کی ہے۔ جسکی شمال کی طرف سخت ضرورت ہوگی۔ علاقہ کرادن جرمنوں کے لیئے ہمیشہ خطرناک علاقہ رہا ہے اور ریمس کی طرف پسپائی سے لیکر اب تک اس جگہ لڑائی شاذ و نادر ہی رکی ہے۔

ایک بھاری انتقامی حملہ

لنڈن ۱۶۔ اپریل صیغہ بحری بیان کرتا ہے کہ ہیگ کنونیشن نمبر ۱۰ کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے آبدوز کشتیوں نے جو ہسپتالی جہازوں پر حملے کیئے ہیں ان کا انتقام لینے کے لیئے برطانوی اور فرانسیسی ہوائی جہازوں کے ایک بھاری سکویڈرن نے ہفتہ کے روز فری برگ شہر پر گولہ باری کی۔ کئی بم گرائے گئے جنکا بہت عمدہ نتیجہ برآمد ہوا۔ باوجود کئی ہوائی لڑائیوں کے تمام ہوائی جہاز صحیح سلامت واپس آگئے۔

امریکن جہاز قسطنطنیہ میں نظر بند کیا گیا۔

لنڈن ۱۶۔ اپریل ایمسٹرڈم قسطنطنیہ سے موصول شدہ ایک تار خبر مظہر ہے کہ امریکن محافظ جہاز سکارپیئن کو چوبیس گھنٹے کے اندر بندرگاہ سے چلے جانے کا حکم دیا گیا تھا چونکہ اس نے ایسا نہیں کیا۔ اسلیئے نظر بند کیا گیا۔

آبدوز کشتیوں کی جنگ

لنڈن ۱۸۔ اپریل۔ صیغہ بحری اعلان کرتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ میں ۲۳۷۹ جہاز برطانوی بندرگاہوں میں پہنچے اور ۲۳۲۱ وہاں سے روانہ ہوئے۔ ۱۶۰۰ ٹن سے زیادہ وزن کے ۱۹ جہاز اور ۱۶۰۰ ٹن سے کم وزن کے ۹ جہاز غرق کیئے گئے ۱۵ جہازوں پر ناکامیاب حملے کیئے گئے ۱۲ ماہی گیر کشتیاں غرق کی گئیں۔

جرمنی میں ایک بھاری سٹرائیک

لنڈن ۱۸۔ اپریل گذشتہ چندروز سے جرمنی میں سخت صنعتی بے چینی کی خبریں آرہی ہیں اور خبر ملی ہے کہ گذشتہ ہفتہ میں معدنی اور لکڑی کے کارخانوں میں کام کرنیوالوں اور ملازمان .. .. .. نے سٹرائیک کردی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۱ر اپریل ۱۹۱۷ء

انجمن ترقی اسلام کی مضبوطی کی ضرورت

کیا ہی مبارک تھی وہ گھڑی جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے انجمن ترقی اسلام کی بنیاد پڑی۔ اس انجمن نے اپنی پیدایش کے دن سے لیکر اسوقت تک کے قلیل عرصہ میں جو عظیم الشان اور نتیجہ خیز کام کئے ہیں۔ ان سے ہماری جماعت چونکہ خوب واقف اور آگاہ ہو اسلئے انہیں تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ترجمۃ القرآن اردو و انگریزی کا اہتمام بالشان کام۔ اندرون ملک کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی مبلغین سلسلہ کا تقرر۔ احمدیہ مدارس کا اجرا۔ مبلغین کا تیار کرنا احمدیہ جلسوں۔ مباحثوں اور مناظروں کے لئے مختلف مقامات پر مبلغین کا بھیجنا ہزاروں کی تعداد میں کتب اور ٹریکٹوں کا چھپوا کر مفت تقسیم کیا جانا یہ وہ کام ہیں۔ جو اس وقت انجمن مذکور کے ماتحت ہو رہے ہیں۔ انہیں سے ہر ایک کام کے لئے جسقدر اخراجات اور مصارف کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور یہ صاف بات ہے کہ جب تک انجمن ترقی اسلام کا مالی پہلو مضبوط اور قابل اطمینان نہ بنا دیا جائے۔ اس وقت تک ان کاموں کو حسب منشاء وسیع اور بیش از بیش نتیجہ خیز نہیں بنایا جا سکتا۔

اس میں شک نہیں کہ ہماری جماعت کا ایک حصہ خدا کے فضل و کرم سے وہ دل اور وہ حوصلہ رکھتا ہے۔ جو خدا کی راہ میں اپنے مالوں کو صرف کرنے کے لئے بہت وسیع ہے۔ اور وہ ہر روز اس کی صداقت کا ثبوت بھی دیتا رہتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس قدر عظیم الشان کام جس کا کرنا ہماری تمام جماعت پر فرض کیا گیا ہے۔ جماعت کے ایک حصہ کی کوشش اور سعی سے سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ پھر کیا ہم اس طرح ان نتائج کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ سکتے ہیں۔ جو جماعت کی متفقہ کوشش۔ ہمت اور طاقت کا نتیجہ ہوا کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ عظیم الشان نتائج اور خاص انعامات الٰہیہ اسی وقت حاصل ہوتے ہیں جبکہ ساری کی ساری جماعت ملکر ایک طرف جھک پڑے اور ایک ہی [illegible] نہ رہے۔ خدا تعالیٰ نے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا میں مسلمانوں کو [illegible] اور بامراد ہونے کا یہی [illegible] ہے۔ کہ تم سارے کے سارے ملکر اللہ کے رسہ کو مضبوط پکڑ لو۔ اور متفرق نہ ہو۔ تب کامیاب ہو سکو گے۔ متفرق ہونے کا یہی مطلب نہیں کہ آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرو۔ محبت اور پیار سے رہو۔ بلکہ یہ بھی ہے کہ خدا کی راہ میں کام کرنے والوں کے ساتھ ملکر اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق کام کرو۔ اور ان سے الگ نہ رہو۔ کیونکہ آپس میں لڑائی جھگڑا حقیقت میں اسی وقت نہیں ہوتا۔ اور محبت و پیار اسی وقت واقعی طور پر پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ مقصد اور مدعا ایک ہو جائے۔ لیکن اگر مقصد الگ الگ اور مدعا جدا جدا ہو۔ تو گو ظاہری نظر سے دیکھنے والوں کو صلح و صفائی نظر آئے۔ اور زبانی طور پر الفت اور یگانگت کا بھی اظہار ہو۔ تو بھی اسے اتحاد اور اتفاق نہیں کہا جا سکتا۔ اتفاق اور اتحاد حقیقی طور پر اسی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ تمام جماعت کا ایک مقصد اور ایک مدعا قرار پا جائے۔ اور یہ سوائے اس طریق کے ہو نہیں سکتا۔ جو خدا تعالیٰ نے بتایا ہے۔ کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا۔ سارے کے سارے ملکر اللہ کے رسہ کو مضبوط پکڑ لو۔ یعنی تم سب کا بغیر کسی ایک کی استثناء کے ایک مقصد ہونا چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ اللہ کے رسہ کو مضبوط پکڑ لو۔

یہی وہ طریق تھا۔ جسکے ذریعہ صحابہ کرام نے بے نظیر کامیابی حاصل کی۔ اور اسی طریق سے ہماری جماعت جو آخرین منہم کے مطابق صحابہ کرام میں سے ہے۔ کامیاب اور بامراد ہو سکتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا ہماری جماعت کے ہر فرد نے واعتصموا بحبل اللہ کے مطابق اپنا ایک مقصد اور مدعا قرار دے لیا ہے۔ اور اسکے حصول کے لئے ساری جماعت کے ساتھ ملکر وہ کوشش اور سعی کرتا ہے۔ اسکے متعلق افسوس کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ احمدی کہلانیوالے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے اس وقت تک اپنے فرض کو اچھی طرح نہیں سمجھا یا کم سمجھا ہے۔ نیز ملکر مشغول کار ہونے کی اہمیت اور ضرورت کو تسلیم ہی نہیں کیا [illegible] کیا وجہ ہے۔ کہ وہ دینی ضروریات کے پورا کرنے میں حصہ نہیں لیتے یا کم لیتے ہیں۔ اور اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے دوسرے بھائیوں سے پیچھے رہتے ہیں۔ اسوقت انجمن ترقی اسلام جس کی کارگذاری کی تمام جماعت مداح ہے۔ اور جو واقعہ میں بہت اہم اور مفید کام کر رہی ہے۔ جماعت کی عدم توجہی اور لاپرواہی کی وجہ سے ایسے حالات میں سے گذر رہی ہے۔ جو بہت ہی قابل افسوس اور موجب تاسف ہیں۔ اس وقت انجمن مذکور کی ان مختلف مدات پر جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ سوائے ولایت کے اخراجات کے قریباً بارہ سو روپیہ ماہوار خرچ ہو رہا ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان مدات کا کام ایک محدود دائرہ کے اندر ہو رہا ہے۔ اور اس کو وسعت دینے کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ انجمن کی ماہوار آمدنی اسقدر بھی نہیں ہے۔ کہ یہی خرچ آسانی کے ساتھ چلا سکے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس وقت انجمن قریباً چار ہزار روپیہ کی مقروض ہے۔ جس میں دو ہزار روپیہ ولایت فنڈ کی ۲ اخراجات میں زیادتی ہو رہی ہے۔ جن کا پورا کرنا ہماری جماعت کا کام ہے اس کی طرف بہت جلد توجہ ہونی چاہیئے۔ اور ولایت فنڈ کو خاص چندوں کے ذریعہ مضبوط بنانا چاہیئے جناب مفتی محمد صادق صاحب نے اپنے مضمون میں جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔ ولایت کے اخراجات کے بڑھنے اور انہیں پورا کرنے کی طرف جماعت کو متوجہ کیا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ بیشتر اس کے کہ ہمارے ولایت کے مبلغین کو روپیہ کی کمی کی شکایت کرنیکا موقعہ ملے اور ان کی کوئی تبلیغی کوشش اخراجات کے نہ ہونے کی وجہ سے رکی رہے ہم ولایت فنڈ کو کافی مضبوط بنا دیں تاکہ وقت پر ان کی مدد کر سکیں۔

ہمارے احباب کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ جس قدر وہ

ترقی اسلام کے مالی پہلو کو مضبوط اور پختہ بنائیں گے اسی قدر اشاعت، اسلام اور تبلیغ احمدیت کا کام وسیع اور اعلیٰ پیمانہ پر ہو سکیگا۔ پس ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق ضرور اس کار خیر میں حصہ لے۔ تا خدا تعالیٰ کے وہ خاص انعام اور فضل جو متفقہ کوشش کرنے پر ملا کرتے ہیں۔ اپنی آنکھوں دیکھ لے وہ وقت آئے گا اور ضرور آئیگا جبکہ بے شمار مال آئینگے اور ان تکالیف اور مشکلات کا نام ونشان بھی نہ رہیگا۔ جو اس وقت مالی پہلو سے اٹھانی پڑتی ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ اسوقت کا روپیہ اس زمانہ کے پیسہ جتنی بھی قدر نہیں رکھے گا اور نہ ہی اس سے وہ ثواب حاصل ہو سکے گا۔ جو آج ایک پیسہ کے خرچ کرنے سے ہو سکتا ہے پس مبارک ہے وہ انسان جو اس وقت خدا کے راستہ میں اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرتا اور اپنے اوپر تکلیف برداشت کر کے خدا کی راہ میں مال صرف کرتا ہے۔

امید ہے کہ احباب انجمن ترقی اسلام کے لئے خاص طور پر چندہ بھیجنے کی طرف بہت جلدی توجہ کریں گے۔ اور اسے نہ صرف قرض کے بار سے سبکدوش کر دینگے۔ بلکہ اسکے فنڈ کو اس قابل بنا دینگے کہ کسی مفید تحریک کو محض روپیہ کے نہ ہونے کی وجہ سے روکنا پڑے۔

حضور والیسرائے کا خطاب اہالیان پنجاب سے

ہز ایکسلنسی لارڈ چیمسفورڈ وائسرائے و گورنر جنرل بہادر نے ۱۳؍۴؍۱۸ کو بمقام لاہور دربار کے موقعہ پر جو تقریر فرمائی وہ اپنے اندر ایک خاص شان اور عظمت رکھتی ہے ہم اس کے بعض اقتباسات اسلئے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ تا معلوم ہو جائے کہ ہندوستان کا سب سے اعلیٰ حاکم اور نائب شہنشاہ معظم صوبہ پنجاب کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔

ہز ایکسلنسی نے ان الفاظ سے تقریر شروع فرمائی۔ کہ آج صوبہ پنجاب کے دار السلطنت میں مجھے آپ صاحبان سے ملکر بڑی مسرت حاصل ہوئی۔ یہ پنجاب کی اعلیٰ خدمات ہی تھیں جو مجھے اتنی جلدی کھینچ لائیں۔ تاکہ دوران جنگ ہی میں مجھے یہ موقعہ حاصل ہو پھر فرمایا امر واقع یہ ہے کہ ہم انگریزوں کے نہیں بلکہ تمام روئے زمین کے انگریزوں کے دلوں میں پنجاب ایک ایسا صوبہ خیال کیا جاتا ہے جو بلحاظ حضرت قیصر ہند کی جان نثاری کے کسی سے ذرہ بھر کم نہیں یہ وہ صوبہ ہے جو تہ دل سے وفادار ہے اور جو اعلیٰ روایات سے اثر پذیر ہو کر اپنے بہادر سپوتوں کو ہمارے اپنے سپوتوں کے ساتھ پہلو بہ پہلو لڑنے کے لئے بھیج رہا ہے یہ وہ مردم خیز خطہ ہے جس کو سلطنت ہند کی شمشیر یا قوت بازو کہیں تو بجا ہے پس یہ امر چنداں تعجب انگیز نہیں ہوگا اگر میں اس بات کا فخر کروں کہ میں آج ایک ایسے مجمع کے سامنے تقریر کر رہا ہوں۔ جو سرزمین پنجاب کے اطراف وجوانب سے اکٹھا ہوا ہے

اسکے بعد ہز ایکسلنسی نے ریاستہائے پنجاب کی خدمات جنگ کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سب ریاستیں کیا بڑی اور کیا چھوٹی ایک دوسرے سے بڑھ کر برطانیہ کلاں کو اس معرکہ عظیم میں مدد دے رہی ہیں۔ میں ان خدمات کا حضور شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ کی جانب سے نہایت شکر گذاری کے ساتھ اعتراف کرتا ہوں۔ اور یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ مذکور ان خدمات کو کبھی فراموش نہیں کرے گی۔

اہالیان پنجاب کی بہادری اور جوانمردی کے متعلق فرمایا کہ ابتدائے جنگ سے آجتک جس قدر لوگ برٹش انڈیا میں بھرتی ہوئے ان میں ترسیٹھ فیصدی پنجاب کا حصہ ہے۔ فرانس درہ دانیال۔ عراق عرب مشرقی افریقہ غرضیکہ جہاں کہیں وہ لڑے ہیں شہرت کا سہرا اہل پنجاب کے سر رہا اور ہر ایک قوم نے خواہ اس سے کہ مسلمان ہوں یا سکھ یا ہندو سب نے جوانمردی سے اپنی بہادر قوم کی شہرت کو برقرار رکھا۔

اسکے بعد ہز ایکسلنسی نے ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جنہوں نے اس وقت تک نوجوانوں کی بھرتی کرنے کے علاوہ اور طریقوں سے بھی جنگ میں مدد دی ہے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی کوششوں کو ڈھیلا نہ پڑنے دینگے کیونکہ آدمیوں کی مانگ ابتک جاری ہے اور جس کام پر وہ لگے ہوئے ہیں وہ سلطنت کے لئے نہایت ہی اہم ہے بلکہ اس کام کے لئے ہماری انتہائی کوشش درکار ہے۔

جنگ میں کام آنے یا ناکارہ ہو جانے والے بہادروں کا ذکر کر کے فرمایا۔ چونکہ پنجابیوں کی تعداد میدان جنگ میں بہت زیادہ ہے اسواسطے پنجاب کو بمقابلہ دیگر صوبجات کے زیادہ قربانی کرنی پڑی کوئی مالی صلہ کسی باپ بیٹے یا خاوند کی ابدی مفارقت کی تلافی نہیں کر سکتا تاہم سرکار نے بیواؤں یتیموں اور ان لوگوں کی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کی ہے جنکو جنگ نے ناکارہ کر دیا ہے چنانچہ اس غرض کے لئے لاحقین اور زخمیوں کی پنشن کی شرح میں معقول ایزادی کر دیگئی ہے۔

اسکے بعد ہز ایکسلنسی نے اہل پنجاب کو زراعتی پیداوار کو بڑھانے کے لئے اصول سائنس سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بیش بہا نصائح فرمائیں۔ اور تعلیم کے متعلق فرمایا کہ ابھی تک آپ کا صوبہ بلحاظ تعلیم کے کسی قدر پیچھے رہا ہوا ہے۔ لیکن گذشتہ چند سالوں کی ترقی حوصلہ افزا ہے اور پنجاب کے دو خاص وصف ایسے ہیں جن سے مجھے پوری توقع ہے کہ اس صوبہ کی تعلیم کا مستقبل نہایت شاندار ہوگا۔

صنعتی تعلیم کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دلائی اور اخیر پنجاب کی حالت کے پہلے کی نسبت زیادہ پرامن ہونے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ وقت میں امن وامان آغاز جنگ کے زمانہ سے بدرجہا بڑھ چڑھکر ہے بلکہ ایسی حالت جنگ سے پہلے زمانہ میں بھی نہ تھی اعداد ثابت کر رہے ہیں کہ ترقی روز افزوں ہے اسکے متعلق افسران پولیس کی تعریف کی اور اختتام پر ہز آنر لفٹننٹ گورنر سر مائیکل اڈوائر کے دور حکومت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ تواریخ ان کو ہندوستان کے نہایت جلیل القدر لفٹننٹ گورنروں میں شمار کرے گی۔

ہز ایکسلنسی حضور وائسرائے بہادر نے جن شفقت بھرے الفاظ میں اہالیان پنجاب کا ذکر کیا ہے۔ امید ہے وہ ان کے جوش وفاداری کو بیش از بیش بڑھانے کا باعث ہوں گے اور وہ پہلے سے بھی بڑھکر جنگ کے متعلق ہر قسم کی امداد دینے میں خاص ہمت دکھائینگے +

سفر انگلستان

جہاز پر پہلا دن

(۲۲ - مارچ ۱۹۱۷ء)

شام کے وقت احباب کے ساتھ ۴ بجے میں بندرگاہ پر پہنچا۔ خواجہ شاہ محمد اعجاز علی صاحب۔ حاجی محمد عمر دین صاحب۔ عبداللہ جہانگیر پروفیسر صاحب۔ چودھری سردار علی صاحب۔ فضل الٰہی نو مسلم صاحب۔ محمد غوث احمدی حیدرآبادی میرے ساتھ تھے۔ بعد میں سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب اور ایک حافظ صاحب احمدی بھی پہنچ گئے۔ پاسپورٹ دکھانے اور طبی معائنہ کے بعد محمد غوث صاحب نے مجھے پھولوں کے ہار پہنائے۔ ملکر دعا کی گئی پھر احباب سے بغلگیر ہوا۔ اور انکو آبدیدہ چھوڑ کر کشتی پر سوار ہوا۔ جو جہاز میں لے آئی جہاز پر پہنچکر دیکھا۔ کہ میرا اسباب میرے کمرے میں قرینہ سے رکھا ہوا ہے۔ ڈک پر ہوا خوشگوار چل رہی ہے۔ میں اپنی کرسی پر آبیٹھا۔ جہاز چلا دیر تک بمبئی نظر آتی رہی۔ شام کے بعد کھانا کھا کر پھر ڈک پر آبیٹھا۔ اور نمازیں پڑھ کر اپنے کمرے میں جا کر سو رہا۔ بندرگاہ پر طبی معائنہ میں کچھ تکلیف نہ تھی۔ ڈاکٹر نے نبض پر ہاتھ رکھا۔ اور ایک سند صحت کی دیدی۔ بس۔ وہ سند کشتی پر سوار ہونے کے وقت پولیس نے واپس لیلی جہاز پر سوار ہونیکے وقت ٹکٹ کا دکھانا ضروری ہوا یہ ڈاک کا جہاز ہے۔ مگر کوئی بڑا جہاز نہیں ہے۔ اسکا وزن ۶۷۰۰ ٹن ہے۔ اور طاقت چار ہزار پانچ سو گھوڑوں کی ہے۔ قریباً ۱۲۵ مسافروں کی اسمیں گنجائش ہے۔ سُنا گیا ہے۔ کہ اسکے بعد مدینہ جہاز بمبئی سے روانہ ہوگا۔ جو بہت بڑا جہاز ہے۔ اس جہاز میں دھوبی خانہ نہیں۔ میلے کپڑے لنڈن تک جمع رکھنے ہونگے ۔

جہاز پر دوسرا دن

(۲۳ - مارچ ۱۹۱۷ء)

کپتان جہاز کو تبلیغ

کل شام کو ۵½ بجے کے قریب ہم جہاز پر سوار ہوئے تھے۔ سوار ہونے اور اسباب سنبھالنے کے بعد جلد شام ہو گئی تھی۔ اسواسطے دراصل آج ہی کا دن پہلا دن ہے۔ کل شام تک بمبئی نظر آتی تھی لیکن آج صبح نماز سے فارغ ہو کر جب میں ڈک پر پہنچا۔ تو چاروں طرف نگاہ دوڑانے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک وسیع گول تالاب ہے جسکے کنارے آسمان سے ملے ہوئے ہیں۔ گویا آسمان اسپر اسطرح رکھا ہوا ہے۔ جس طرح کہ ایک گول طشت پر مدور سرپوش ہوتا ہے۔ اس سارے وسیع میدان کے اندر کوئی نشان زمین کا نہیں ہر طرف پانی ہی پانی ہے۔ اور اسکے درمیان ہمارا جہاز تیر رہا ہے ۔

آج میں نے ملازمان جہاز سے دریافت کیا کہ جہاز کے سب سے بڑے افسر جنکو کمانڈر کہتے ہیں۔ کون صاحب ہیں۔ اور کہاں رہتے ہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ ان کا نام کپتان ۔ ایچ ۔ ڈی ۔ جیفری ہے۔ اور سب سے اونچے اور سب سے آگے کے کمرے میں رہتے ہیں ایک عجیب اتفاق ہے۔ کہ وہ سب سے آگے کے کمرے میں ہیں۔ اور میں سب سے پیچھے کے کمرے میں۔ گویا ریلوے ٹرین سے مشابہت دیجائے۔ تو وہ ڈرائیور ہیں۔ اور میں گارڈ ہوں۔ گارڈ محافظ کو کہتے ہیں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل کرم رحم اور غریب نوازی پر یقین کرتا ہوں۔ کہ وہ ان دعاؤں کو سنکر اور قبولیت کا شرف بخش کر جو میرے لیے کیجارہی ہیں۔ سارے جہاز کو حفاظت اور سلامتی اور آرام کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچائیگا۔ اور مجھے اپنے کام میں کامیابی کے واسطے یہ ایک نیک فال ملیگی وھو الغفور الرحیم ۔

آج میں ٹیچنگز آف اسلام (فلسفہ اسلام) مضمون حضرت مسیح موعود علیہ وعلی مطاعہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نسخہ لے کر کپتان صاحب کے کمرے کو گیا دروازہ بند تھا۔ کھٹکھٹایا آواز آئی۔ کون ہے میں نے کہا ایک مسافر۔ اندر سے دروازہ کھلا ایک جسیم شخص خوش خلقی سے پیش آئے۔ اندر بلایا۔ اور کہا۔ فرمائیے کیا کام ہے۔ میں نے کتاب پیش کی۔ اور حضرت مسیح موعود کی آمد کا مختصر ذکر کیا۔ بہت خوش ہوئے۔ فرمایا میں اسکو ضرور پڑھونگا۔ کیا پڑھکر واپس دیدوں۔ میں نے کہا نہیں یہ آپکے واسطے تحفہ ہے۔ خوشی سے ہنسے اور بہت شکریہ کیا اور کہا کہ میں اسے پڑھکر اپنے کتب خانہ میں رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ حضرت مہدی کے ظہور کا پیغام آج ہی جہاز کے کپتان کو پہنچادیا گیا۔ اسکے علاوہ چند انگریزوں اور دیسیوں کو بھی تبلیغ کی گئی ہے ۔

یہ اللہ تعالیٰ کا کرم اور اسکی رحمت ہے۔ کہ تاحال سمندر ساکن ہے۔ بہت حرکت نہیں۔ خط لکھا جا سکتا ہے۔ تاہم چلنے میں ٹانگیں لڑکھڑاتی ہیں۔ اور سر میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ تیز چلنے یا لیٹنے میں آرام رہتا ہے۔ کھڑا ہونے اور بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ بعد مغرب تکلیف زیادہ محسوس ہوئی۔ جی متلایا۔ کھانا نہیں کھا سکا۔ ڈک پر آرام کرسی پر لیٹا رہا ۔

جہاز پر تیسرا دن

(۲۴ - مارچ ۱۹۱۷ء)

آرام کی کیفیت

صبح سویرے اٹھا۔ طبیعت صاف ہے۔ الحمد للہ۔ عموماً انگریز مسافر دیر میں اٹھتے ہیں۔ اور اٹھنے سے قبل میں غسل نماز اور صبح کی دعاؤں سے فارغ ہو جاتا ہوں۔ صبح کی چائے مسافروں کے بسترے پر پہنچائی جاتی ہے اور وہ اسے پی کر بستر سے نکلتے ہیں۔ مگر میں کھانے کے کمرے میں جا کر چائے پیتا ہوں۔ میرے کمرے میں دو بسترے ہیں۔ مگر دوسرا خالی ہے۔ اسواسطے ایک پر سوتا ہوں دوسرے پر کپڑے وغیرہ رکھ لیتا ہوں تاحال ہر دو میرے استعمال میں ہیں۔ ایک خادم چند کمروں کے واسطے ہے۔ جو تمام ضروری اشیاء بہم پہنچاتا ہے۔ وہ صبح کے وقت بوٹ کو پالش کر دیتا ہے۔ میرے کمرے میں ایک بجلی کا پنکھا لگا ہوا ہے۔ جو بہت آرام دہ ہے کیونکہ ابھی تک موسم گرم ہے۔ بالخصوص کمرے میں گرمی ہوتی ہے۔ اسواسطے رات بھر پنکھا کھلا رہتا ہے۔ تین بجے

لیمپ ہیں۔ جب ضرورت جتنے مطلوب ہوں کھول لیتے جاتے ہیں۔ ایک چلمچی ہے۔ اور ایک جگ۔ ایک پانی کی صراحی شیشے کی۔ اور دو گلاس۔ تین تاولیئے صاف دو تکیے۔ ایک کمبل۔ ایک گدا۔ اور تین لائف بیلٹ رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی ضرورت نہ لائے۔ کھانا دن [illegible] وقت ملتا ہے۔ صبح ۹ بجے بعد دوپہر [illegible] شام ۶ بجے مجھ سے دریافت کیا گیا تھا کہ کیا آپ کا کھانا آپکے کمرے میں پہنچا دیا جایا کرے۔ مگر میں نے اس کو پسند نہیں کیا۔ تاکہ تبلیغ کے واسطے جو واقفیت مطلوب ہے اسمیں حرج نہ واقع ہو۔ کھانا آنے سے قبل میز پر ایک فہرست رکھدی جاتی ہے۔ اسمیں سے گوشت جتنی قسم کا ہوتا ہے۔ وہ سب چھوڑ کر باقی اشیاء آلو۔ سبزی۔ فیرنی۔ مٹھائی۔ پھل اور ایسی چیزیں میں کھالیتا ہوں گوشت کے واسطے میں نے جہاز میں داخل ہوتے ہی ایک مسلمان خلاصی سے یہ انتظام کرلیا تھا کہ وہ روزانہ میرے واسطے ایک مرغ ذبح کرکے اور خود پکا کر بھیجدیا کرے۔ سو۔ مرغ الگ میرے واسطے میز پر آجاتا ہے۔ نصف صبح اور نصف شام۔ ڈبل روٹی کے ساتھ کھالیا جاتا ہے۔ مگر اس میں سے بھی بہت بچ رہتا ہے۔ لوگ میری کمی خوراک پر متعجب ہیں۔ اور میں اپنے رب کے حضور شکرگذار ہوں۔ آج سمندر بالکل ساکن ہے۔ اور جہاز میں حرکت نہیں۔ روزانہ رپورٹ شائع ہوتی ہے۔ کہ جہاز نے کتنی مسافت طے کی۔ کل کی رپورٹ ۲۱۰ میل تھی۔ اور آج کی ۲۸۳ میل ہے جہاز میں چند پارسی سوار ہیں۔ انکو بھی تبلیغ کی گئی۔ اور اس زمانہ میں ایک نبی کے ظہور کی خوشخبری سنائی گئی۔ چند دوستوں کے خطوط کپتان جہاز کی معرفت کل رات ملے تھے۔ سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب عزیز قاضی محمد اسلم صاحب۔ برادر بابو اکبر علی صاحب۔ احباب شاہجہانپور۔ عزیز محمد محسن۔ انکو پڑھکر دل خوش ہوا۔ دعا کی + میرا لباس وہی سبز عمامہ ہے۔ اور کوٹ بند گلے والا۔ جسکے اندر کبھی کالر لگا لیتا ہوں۔ کبھی نہیں لگاتا کھلی پتلون اور پاؤں میں گرگابی۔ سب انگریز اور دیسی میری بہت عزت کرتے ہیں۔ ایک دوربین میں ساتھ لایا تھا۔ اس میں سے بھی نظر دوڑائی اوپر نیلے آسمان اور نیچے نیلے پانی کے سوائے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

جہاز پر چوتھا دن

(۲۵ - مارچ ۱۹۱۷ء)

ایرانی کانسل کو تبلیغ

صحت بدستور سابق کی ہے۔ الحمد للہ الحمد للہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ آج اتوار ہے۔ ایک بڑے کمرے میں گرجے کا انتظام کیا گیا ہے۔ مگر بہت تھوڑے اس میں شامل ہوئے ہیں۔ اکثر اسی طرح اپنی کھیل کود اور دیگر مشاغل میں مصروف ہیں۔ مسٹر مارگولی اتھ بھی اسی جہاز میں سوار ہیں۔ انکو اردو سیکھنے کا شوق ہے۔ اسواسطے میرے پاس آ بیٹھتے ہیں۔ کبھی کبھی اردو کی کتاب بھی پڑھتے ہیں۔ اور مجھ سے مطلب پوچھتے ہیں۔ اس درس میں آگرہ کے ایک پادری صاحب بھی گاہے گاہے شامل ہوتے ہیں۔

شاہ ایران کے ایک کانسل بھی ہیں۔ اس جہاز میں عدن جا رہے ہیں۔ خلیق آدمی ہیں۔ دو دفعہ انسے ملاقات ہوچکی ہے۔ میں نے کتاب تحفۃ الملوک (انگریزی) بطور تحفہ کے دی۔ اور سلسلہ حقہ پر گفتگو شروع ہوگئی جو قریباً ایک گھنٹہ تک رہی۔ اس سے ان کو سلسلہ حقہ کے متعلق بہت دلچسپی پیدا ہوگئی۔ اخیر میں فرمایا۔ کہ میں حضرت صاحب کی سب کتابیں منگواؤنگا اور خود قادیان بھی جاؤں گا۔ فرمانے لگے خواجہ صاحب نے بھی سلسلہ احمدیہ کا ذکر کیا تھا۔ مگر انہوں نے مجھے کوئی ایسی بات نہ بتلائی تھی۔ جس سے دلچسپی پیدا ہوتی ہو۔ اب مجھے خاص خیال ہوگیا ہے۔

ایک نومسلم

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ اور اس کا فضل احسان سراسر کرم اور ذرہ نوازی ہے۔ کہ جن یورپین اصحاب کو اب تک تبلیغ کر رہا ہوں۔ انہیں سے ایک صاحب مسٹر جے کورس نام آج تمام باتوں کا اقرار کرکے داخل سلسلہ حقہ ہوئے انکی درخواست بیعت بحضور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ ارسال کیجائے گی۔ اسلامی نام داؤد رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ استقامت اور روحانی ترقیات عطا کرے آمین ثم آمین۔ ایک اور صاحب بھی بہت قریب آرہے ہیں۔

میرا یقین ہے اور ایمان ہے۔ کہ یورپ کا مسلمان کرنا اب آسان ہے۔ آسان اسواسطے نہیں۔ کہ ہم میں کچھ طاقت اور قوت ہے۔ بلکہ آسان اسواسطے ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں اور توجہ کے ظہور کا وقت آگیا ہے۔ اور پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا زمانہ قریب ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ یہ کام ابتداءً روپیہ اور محنت چاہتا ہے۔ سو میرے دوست مالی اور جانی قربانیوں کے واسطے ہر وقت طیار رہیں۔ میں ہنوز انگلینڈ نہیں پہنچا۔ مگر ابھی سے میں محسوس کر رہا ہوں۔ کہ وہاں کے کام کو میں اکیلا سنبھال نہ سکوں گا۔ میرے عزیز قاضی صاحب کی تجربہ کارانہ امداد میرے کام کو گھٹانے کی بجائے اور بھی بڑھا دیگی۔ اور بڑھتا ہوا کام روپیہ اور آدمی مانگیگا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ لوگ طیار رہیں۔ اور جب میری آواز لندن سے آوے تب روپے [illegible] کریں۔ بلکہ ابھی سے میں یہ آواز دیتا ہوں کہ روپے روانہ کرو۔ جسقدر ممکن ہو بھیجو۔ کوئی ایسی رقم نہیں جو اس کام میں نہ لگ سکتی ہو۔ یہاں تک کہ سود کا روپیہ بھی اس کام میں لگ سکتا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ ہے۔ سو اٹھو اور ہمت کرو۔ اللہ تعالیٰ آپکے دلوں کو اس نیکی کے واسطے انشراح دے اور وہی آپکی جزا ہو۔ آمین ثم آمین

آج کے اعلان میں دکھایا گیا ہے۔ کہ جہاز نے ۲۷۳ میل طے کئے ہیں۔

جہاز پر پانچواں دن

(۲۶ - مارچ ۱۹۱۷ء)

دو نو احمدی

آج خدا تعالیٰ کے فضل سے دو شخص جنکو تبلیغ کیجا رہی تھی داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ انمیں سے ایک پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ اور ملازم ہوکر لندن جا رہے ہیں۔ اور دوسرے علاقہ بمبئی کے رہنے والے ہیں۔ اور عدن میں تجارتی کاروبار کے واسطے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کو اپنے فضل

کے سایہ کے نیچے حق پر استقامت عطا فرماوے۔

آج جہاز نے ۲۸۲ میل طے کئے ہیں اور امید ہے کہ کل شام یا پرسوں صبح ہم عدن انشاء اللہ تعالےٰ بخیریت پہنچ جائینگے۔ آج صبح سے سمندر کسی قدر تلاطم میں ہے ہوا تیز چل رہی ہے تھوڑی بارش بھی ہوئی مگر کچھ تکلیف نہیں ہوئی میں اپنے مکرم دوست چودہری فتح محمد صاحب کے مشورے کے مطابق اکثر ڈِک (صحن جہاز) پر رہتا ہوں جو ہمارے کمروں کی چھت پر ہے۔ اور اسکے اوپر کینوس تنا ہوا ہے۔ جس سے صحن ایک کھلے خیمہ کی طرح بنگیا ہے۔ اس جہاز پر اکثر مسافر سپاہی ہیں جو ہانگ کانگ وغیرہ علاقوں سے والنٹیر ہو کر شامل جنگ ہونے کے واسطے جا رہے ہیں۔ تھوڑے سویلین بھی ہیں۔ اکثر مسافرین کھیل کود میں مصروف رہتے ہیں یا کسی وقت ناول پڑھتے ہیں۔

آج پھر ایرانی قنصل صاحب سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ کتاب تحفۃ الملوک میں سلسلہ احمدیہ کا ذکر مختصر اور جامع ہے مجھے بہت پسند آیا ہے عدن سے واپس جاکر اور کتابیں قادیان سے منگواؤنگا پہلا پارہ انگریزی کا بھی خرید کر لے گئے ہیں اور سلسلہ کے متعلق بہت سی گفتگو ان سے ہوتی رہی۔ بہت خوش خلق اور فہیم آدمی ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں روحانیت میں ترقی کی توفیق عطا فرماوے آمین حضرت مسیح موعود کا فوٹو دیکھکر فرمایا نورانی صورت ہے مسٹر مارگولی اتھ کو جو پاس بیٹھے ہوئے تھے تصویر دکھا کر انگریزی میں کہا عظیم الشان شخص ہے۔

جہاز پر چھٹا دن

(۲۷ مارچ ۱۹۱۷ء)

رات آرام تھا مگر صبح سے سمندر میں تلاطم ہے طبیعت خراب رہی۔ تاہم چند لوگوں کو تبلیغ کا موقعہ ملا آج جہاز نے ۳۷۳ میل طے کئے ہیں یہ اعلان ۱۲ بجے دن کو ہوتا ہے اس جہاز پر بے تار کے خبر رسانی کا سامان بھی ہے کل کچھ جنگی خبریں بھی آئی تھیں مگر ان کے لئے ذکر کی ضرورت

نہیں۔ انشاء اللہ کل کسی وقت جہاز عدن پہنچیگا اس واسطے آج ڈاک بند کرتا ہوں اور سب کی خدمت میں دعا کے واسطے عرض کرتا ہوا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لکھتا ہوں والسلام

(عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ)

پرانی تقلید کا نیا مقلد

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ مارچ میں یوں لکھتے ہیں کہ "قادیانی علماء منطق آگ کو گرم پانی کے لئے واسطہ بتاتے ہیں۔ حالانکہ آگ پانی کو گرم کرنے کی فاعل ہے واسطہ نہیں" چونکہ مولویصاحب منطقیوں کی تقلید میں پھنسے ہوئے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ائمہ اربعہ مجتہدین و سلف صالحین کی تقلید چھوڑ دینے سے اتنی بھی سمجھ نہیں رکھتے کہ یہ کوئی اعتقادی بات نہیں ہے ہم احمدیوں سے قرآن وحدیث اور اقوال سلف صالحین سے اس بات کا ثبوت طلب کرلیں کہ محمد رسول اللہ جب جامع جمیع کمالات صلاحیت وشہادت اور صدیقیت نبوت ہیں تو کن ادلہ شرعیہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کمالات میں سے بوساطت رسول اللہ کوئی متصف ہو سکتا ہے مگر قرآن اور حدیث کی طرف کبھی نہیں آئینگے کیونکہ خود اہلحدیث جو ہوئے اگر حدیث کی بات مان لی تو پھر تابع حدیث کہلانا پڑیگا مگر تاہم مولویصاحب کو بخیال پابندی رسانید کی غرض سے ایک بڑے منطقی کی عبارت تحریر کئے دیتے ہیں جو ان کے برخلاف آگ کو واسطہ کہتا ہے فیخرج بھذا الشرط عرض الحرارۃ للماء حقیقۃ بواسطۃ النار مثلاً فان الواسطۃ ھھنا وان کانت واسطۃ فی الثبوت لکن العارض ھھنا واحداً بالطبیعۃ لا عرضان مختلفان (مولا کم محمد یوسف بر حاشیہ قاضی مبارک) کیوں مولویصاحب نار واسطہ ہوئی یا فاعل۔

آپ سمجھے ہوئے کہ آپکا بڑا منطقی جسکو آپ مولانا سے تعبیر فرماتے ہیں۔ امید کہ اب آپ اس بڑے کی بات تو ضرور مان لینگے کیونکہ بڑے بڑے ابو الحکم ہونے کے مدعی بھی حسبنا ما وجدنا علیہ اباءنا کہکر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ اور آپ تو ماشاء اللہ ابو الوفا ہیں۔ وفاداری کا حق ادا کیجئے سابقہ ہی اصل جواب بھی سنئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبوت بواسطہ محمد رسول اللہ صلعم جو جامع جمیع کمالات انسانیہ ہیں ظلی ہے اور یہ واسطہ فی الثبوت ہے اور خاتمیت میں بھی آپکو حصہ ملا۔ جو خاتم الاولیاء کے رنگ میں پورا ہوا۔ اور اسکا ثبوت ہمارے پاس قرآن شریف احادیث واقوال ائمہ مجتہدین سے بھی ہے یہ منطقی ثبوت تو صرف آپکو دیا گیا ہے گو آپ کو یہ پتہ نہیں ہوگا کہ واسطہ فی الثبوت کی کتنی قسمیں ہیں اور نہ یہ معلوم ہوگا کہ عرض ذاتی اور عرض غریبی میں کیا فرق ہے ؟ جب یہ سمجھ لینگے تو آپکا سوال خود بخود حل ہو جاتا ہے والسلام

محمد ابراہیم بقاپوری نزیل امرتسر

کلام حقانی (مرحوم)

(مرسلہ برادرم بشیر احمد صاحب)

بنام شاہے کہ شاہی او اثر ز رنگ فنا ندارد
بقا بجز ملک پادشاہش شہانہ بیرد لقا ندارد
زہے خداوندی عظیم الشانے کہ برتر از خود خدا ندارد
کسے ندارد کہ تاج عزت بر آستانش فرا ندارد
بہ بحر ہستی بیکرانش فلک تیر زد بجز حبابے
زمین بہ صحرائے خلقت او فزون ز یک قطرہ جا ندارد
بر آستان عظیم نازش کسی کہ غیرت نہاد قدسی
زہے کرشمے کہ خاکیاں را بخویش نا آشنا ندارد
شبے ندیدم چنیں سیاہے کہ روز روشن پیش نباشد
گذشت روزے نہ بر سر ما چناں کہ شب در قفا ندارد
شہنشہی نیست جز بخدمت۔ کمر ببند و بپوش تاجے
نہند بر سر نہ تاج آں را کہ پاس رسم وفا ندارد
حکومت عدل و داد رحمت بغیر لطف خدا نباشد
کسیکہ فرمانبری ندانست لطف فرماں روا ندارد
اگرچہ شیرینی سخن را بس است حسن بہ قند پارس
مگر چہ اندر مئے دہلوی دوست گوش آشنا ندارد

اشتہارات

باجلاس مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب منصف درجہ اول
پرگنہ جمناگشت سرکار ریاست مالیر کوٹلہ

رناارام وسادون رام پسران لالہ بستی رام مہاجن مالیر کوٹلہ مدعی
بنام
رحمت دا پسر الیاس بیلا ذات گوجر سکنہ علی پور چاہیہ مدعا علیہم مفقود الخبر

دعوی واپسی مبلغ مالا/۵

برائے نوشت بہی

سمن بنام مدعا علیہم زیر آرڈر ۵ قاعدہ ضابطہ دیوانی

مقدمہ مندرجہ بالاعنوان ایک عرصہ سے عدالت ہذا میں دائر ہے چند مرتبہ تمہارے بنام سمن جاری کئے گئے۔ مگر تمہارا کچھ پتہ نہ لگا اور نہ تعمیل سمن ہوئی اور نہ تمہاری بودوباش معلوم ہوئی۔ یا تو تم روپوش ہو۔ یا دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس امر کا عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے لہذا تمکو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے اور مشتہر کیا جاتا ہے کہ عدالت ہذا میں حاضر ہو کر تاریخ ۲۵ اپریل مقام مالیر کوٹلہ اپنی جانب سے اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی مقدمہ کی کرو۔ ورنہ تمہارے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ تحریر ۱۴۔ اپریل ۱۹۱۷ء

ضرورت نکاح

بندہ کی عمر پچیس سال ہے ہر دو آنکھ سے نابینا۔ قرآن اچھی طرح پڑھ سکتا ہوں۔ روزگار معمولی موجودہ حالت میں قریباً پچیس روپے موجود ہیں۔ قوم آوان جو بہائی رشتہ کرنا چاہیں میرے ساتھ براہ راست خط و کتابت کریں۔

حافظ نور محمد احمدی کوٹھرہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

ایک احمدی لڑکی اور لڑکا جن کی ذات بڑھئی (ترکھان) ہے شادیوال میں ہیں دونوں کے ناطہ کی ضرورت ہے مزید خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کیجائے

مولوی محمد الدین شادیوال مسجد احمدیاں ضلع گجرات

ایک لڑکی کا نکاح

ایک شریف گھرانے کی لڑکی کے نکاح کے لئے جو سن بلوغت کو پہنچ چکی ہے ایک ایسے شریف احمدی لڑکے کی ضرورت ہے جو قوم کا آوان ہو ضلع جالندھر کے رہنے والے کو ترجیح دی جائیگی خط و کتابت معہ تفصیلی حالات کے بہت جلدی ایڈیٹر الفضل کے پتہ پر ہو۔

ضرورت شادی

پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے ایک لڑکا تین سال کا ایک لڑکی ۱½ ماہ کی ہے میری عمر ۲۸ برس کی ہے ذات جویہ سکونت ڈیرہ غازیخان ملازمت کرم پور تحصیل میلسی ضلع ملتان سب اورسیر محکمہ نہر تنخواہ معہ بھتہ وغیرہ ۵۰ روپے جائداد منقولہ و غیر منقولہ ۵۰۰۰ روپیہ ہے جو احباب ناطہ پسند کریں میرے ساتھ براہ راست خط و کتابت کریں عورت بیوہ یا باکرہ احمدی خواندہ نوجوان ذات الجمالی ہو

خاکسار رسول بخش احمدی سب اورسیر کرم پور میلسی ضلع ملتان

سامان ورزش کے لئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ

احمدی شائقین بخدمتیں اس اشتہار کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمارا کارخانہ ہر قسم کے سامان ورزش از قبیل کرکٹ ہاکی فٹ بال ٹینس بیڈمنٹن اور جمناسٹک وغیرہ عرصہ سولہ سال سے ہندوستان اور بیرون ازہند بہم پہنچا رہا ہے لیکن ہنوز احمدی قوم نے زمانہ حال کی روش کے مطابق قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کارخانہ کی طرف بہت کم توجہ کی ہے لہذا جو احباب سکولوں میں ملازم ہوں یا کسی اور جگہ سپورٹس کے سامان کی ضرورت ہو دخل رکھتے ہوں انکی خصوصاً اور دیگر شائقین کی عموماً توجہ درکار ہے قومی مرکز قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مولوی محمد الدین صاحب بی اے ہمارے کارخانہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

جنابمن ابھی یہ بات بلا تامل کہتا ہوں کہ میں آپکے کارخانہ سے ہر طرح سے خوش ہوں آپ سامان کرکٹ و فٹ بال کے متعلق فرمائش کی تعمیل نہایت مستعدی سے کرتے ہیں جو سامان ورزش مجھکو بناکر بھیجتے ہیں بلحاظ قیمت و خوبی ساخت مقابلۃً نہایت ہی اطمینان بخش ثابت ہوتا رہا ہے۔

آپکا صادق۔ محمد الدین ہیڈ ماسٹر از قادیان

فہرست حسب فرمائش بھیجی جائے گی۔

پتہ صرف نظام سیالکوٹ شہر

ضرورت شادی

جائداد ایک مکان قریباً ۲ ہزار روپے کا ہے پانچسو نقد اور روزانہ آمد قریباً سوا روپیہ۔ نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ باغبان قوم والے احمدی خط و کتابت فرمائیں تو بہتر ہے۔

نظام الدین یکی دروازہ لاہور

پتھر کا کوئلہ

خاکسار عرصہ چھ سال سے بنگال کے جھریا کول فیلڈ میں پتھر کے کوئلہ کا کاروبار کرتا ہے اور اسمیں خدا کے فضل سے خوب تجربہ رکھتا ہے پس عرض ہے کہ تمام اصحاب خصوصاً ہمارے احمدی بھائی ہر قسم کے کوئلہ کے لئے مجھے آرڈر دیکر ممنون فرمادیں۔ انشاء اللہ نہایت قلیل نفع پر تعمیل کرونگا کم از کم ایک بار معاملہ کرکے ضرور آزمائیے۔ پتہ یہ ہے

عبدالکریم احمدی کول مرچنٹ پوسٹ آفس جھریا

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مقوی اعصاب گولیاں

یہ گولیاں ہر قسم کے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہیں۔ چونکہ اعصاب کا مبدء دماغ ہے اور انکا جال تمام جسم میں پھیلا ہوا ہے اسلئے یہ گولیاں مقوی دماغ اور مقوی معدہ اور مقوی حافظہ اور کثرت بول کے لئے از حد مفید ہیں دماغی محنت کی تھکان کو رفع کرتی ہیں۔ اسی طرح اور بھی بعض فوائد ہیں قیمت فی درجن عہ اور ایک درجن سے اوپر فی گولی ا/ اور فیصدی چھ روپے چار آنہ لیکن اخبار الفضل کے حوالہ سے منگوانے والوں کے لئے ایک روپیہ میں ۱۵ گولیاں۔ اس سے اوپر فی گولی ا/ اور فی سینکڑہ ۵ روپیہ۔ پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ بھیجا جائیگا۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے۔ ملنے کا پتہ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

بنعرہ حکیم صاحب نہایت مخلص اور پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفہ اول بھی آپکی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے مجھو اعتبار ہے کہ اخلاص و محبت سے طیار کیگئی ہے۔ خاکسار مرزا محمود احمد